مٹھی بھر داڑھی رکھوانے کا ثبوت

لحیہ کا لغوی معنٰی ہے وہ بال جو لحیٰ کے اوپر پیدا ہوں اور لحی وہ ہڈی ہے جس پر دانت ان بالوں کو بڑھانے کا حکم اوپر کی احادیث مبارکہ سے ثابت ہوا اور مطلق روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ داڑھی کی کوئی حد مقرر نہیں لیکن بقاعدہ اصول فقہ واصول حدیث واصول تفسیر مطلق، مقید یا عام کو خاص کرنا شارع علیہ السلام کا کام ہے، ہم وہ روایت عرض کرتے ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام اور تابعین ومجتہدین وائمہ مسلمین اور فقہائے امت سے ثابت ہیں۔

11 ۔۔۔عن عمر ابن شعیب عب ابیہ عن جدہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یاخذ من لحیتہ من عرضھا طولھا۔ (رواہ الترمذی، مشکوٰۃ)

یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ریش مبارک سے عرض اور اس کے طول سے لیا کرتے تھے۔

ایک اور روایت میں ہے،

کان یاخذ من لحیتہ طولا و عرضھا عی قدر بقبضتہ۔ (تنویر شرح شرعۃ الاسلام ص 298،

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی داڑھی مبارک سے لمبائی اور چوڑائی میں ایک مٹھی کے اندازہ کے بعد بال لیا کرتے تھے۔

فائدہ: کان کا لفظ جب فعل مضارع پر داخل ہوتا ہے تو استمرار ودوام پر دلالت کرتا ہے یہی حقیقی معنٰی : فائدہ ہے، اس کے برعکس ہو تو وہ مجاز ہوتا ہے جس کیلئے قرینہ ضروری ہے یہاں کوئی قرینہ نہیں مجاز کا نہیں ہے اسی لئے یقینا ثابت ہوا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دائمی عمل یکمشت داڑھی مبارک کا تھا۔

12 **حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا عمل:** ۔۔۔عینی شرح بخاری صفحہ 288، جلد 10 میں ہے کہ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا کہ جس نے اپنی داڑھی ایک مٹھی سے زائد رکھی ہوئی تھی اور وہ بہت بڑھی ہوئی تھی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کو پکڑ کر کھینچنے لگے اور فرمایا قینچی لاؤ، پھر ایک شخص کو حکم دیا جس نے آپ کے ہاتھ کے نیچے بال کاٹ دیئے تاکہ مٹھی کے برابر ہو جائے۔

فائدہ: کاش!!! آج امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہوتے یا ان جیسا کوئی اور اللہ تعالٰی پیدا فرمادے تا کہ
ہم اعتدال سے آگے بڑھنے والوں کی بے اعتدالی سے محفوظ ہو جاتے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ: حضرت ابوذرعہ نے فرمایا، کان ابو ھریرۃ یقبض علی اللحیتہ
فیاخذ ما فضل عن قبضۃ۔ (رواہ ابن ابی شیبہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ داڑھی مٹھی میں لیتے اور جو بال زائد از قبضہ ہوتے تو لے لیتے تھے۔(عینی شرح
ہدایہ، ص224

فائدہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ بھی منقول ہے کہ وہ بھی امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی
طرح بے اعتدال داڑھی کے سخت دشمن تھے۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ صحابی ہونے کی فضیلت کے ساتھ
امت مصطفویہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے بڑے حافظ الحدیث تھے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما: ابن سالم مقنع نے فرمایا، کارایت انم عمر یقبض علی
اللحیۃ فیقطع ما زاد علی الکف۔ (رواہ ابو داؤد و نسائی)

میں نے ابن عمر کو دیکھا کہ داڑھی کو مٹھی میں لیتے اور جو ہتھیلی سے زائد بال ہوتے ان کو کاٹ دیتے تھے۔" (
عینی شرح ہدایہ، ص344، فتح القدیر، ص271ج2

فائدہ: یہ تھے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جو عمل بالحدیث میں ایسے حریص تھے کہ سر مو بھی اپنا عمل
خلاف سنت گوارہ نہ تھا جیسا کہ اہل حدیث اور مورخین کو معلوم ہے۔

تابعین و تبع تابعین وائمہ مجتہدین وفقہاء کرام:

نمونہ کے طور پر چند صحابہ کرام کا نام لکھ دیا اس سے یہ نہ سمجھا جائے کہ قبضہ کا عمل صر ان کا ہی تھا اور بس، جیسے
بعض جدت پسندوں نے کہہ دیا اور اس کی اس جدت کو بعض اسلام کا دم بھرنے والوں نے بھی مان لیا لیکن ان
بندگان خدا کو کون سمجھائے کہ جب محبوب خدا امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم خود مٹھی بھر کے عامل تھے تو پھر
باقی کیا رہا، اور صحابہ کرام میں سے وہی چند بزرگوں کی تصریح سے بھی مل گیا، باقیوں کے متعلق تصریح نہ ہو تو
اس کا مطلب یہ کہاں سے نکال لیا کہ داڑھی فیشنی جائز ہے جبکہ ان کے حالات پڑھنے پر معلوم ہوتا ہے کہ ان

کی داڑھیاں گھنی اور انبوہ دار تھیں جیسے خلفاء راشدین ودیگر صحابہ کرام کے حالات میں واضح ہے، پھر ان کے جانشین تابعین وائمہ مجتھدین ہیں وہ بھی قبضہ کی تصریح کرتے ہیں چناچہ امام انو حنیفہ (کتاب الآثار) حضرت عطا تلمیذ سیدنا ابن عباس، طبری وغیر ھا یہاں تک کہ امام حسن مثنٰی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حد معروف سے (زائد داڑھی کٹانا کم عقلی کی دلیل ہے۔(شرح شفاء ملا علی قاری رحمتہ اللہ علیہ

تصریح فقہاء کرام:

امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کی تصریح کتاب الآثار لمحمد میں ہے فقہ مالکی کی تصریح امام قاضی عیاض سے منقول ہے۔ (واما الاخذ من طولها فحسن (شرح احیاء)

طول سے داڑھی لے لینا بہتر ہے۔

شافعی فقہاء کی تصریح:

امام غزالی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا، ان قبض الرجل على لحية واخذ ما فضل من القبضة فلا باس به (احیاء)

"اگر کوئی داڑھی کو مٹھی میں لیکر زائد کو کاٹ لے تو حرج نہیں۔ "

فقہ حنبلی اور وہابی مسلک کی تصریح: السائل والمسائل الجندیہ صفحہ 624 میں ہے۔

وانما خص بعض العلماء فما زاد على القبضة لفعل ابن عمر الخ۔ یعنی بعض علماء نے جو اجازت دی ہے تو مٹھی سے جو زائد ہو بقول ابن عمر رضی اللہ عنہما۔

ائمہ اربعہ کے علاوہ فقہاء کرام کی تصریحات کتب فقہ میں موجود ہیں جس سے ثابت ہوتا ہے کہ مٹھی سے کم کاٹنا حرام اور خلاف سنت واجماع اہل اسلام ہے۔